بسم اللہ الرحمن الرحیم

مایوس ہونے کی ضرورت نہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

دینی مدارس ایک بار پھر صدر صاحب کی نگاہ کرم کا ہدف بنے ہوئے ہیں، ان کا تازہ حکم دینی مدارس میں پڑھنے والے غیر ملکی طلبہ سے متعلق صادر ہوا ہے، انھوں نے غیر ملکی طلبہ کو ملک چھوڑنے کے احکامات جاری کیے ہیں، پاکستان کے دینی مدارس میں غیر ملکی طلبہ کی تعداد پہلے ہی سے بہت کم ہے۔ جو غیر ملکی طلبہ دینی مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، انھیں اپنے ملکوں سے باقاعدہ این او سی حاصل ہے، تمام قانونی تقاضوں اور کاغذات مکمل ہونے کے بعد انھیں مدارس میں داخلہ دیا جاتا ہے...... یہ طلبہ پاکستان بننے کے بعد ہی سے یہاں کے دینی مدارس کا رخ کرتے چلے آئے ہیں، یہاں سے جانے کے بعد یہ اپنے اپنے ملکوں میں پاکستان کے سفیر کا کردار ادا کرتے ہیں، ان کے دلوں میں پاکستان، اس کے دینی مدارس اور یہاں کے علماء و مشائخ اور پاکستانی قوم کی غیر معمولی محبت واحترام کے جذبات پائے جاتے ہیں، یہ طلبہ جب یہاں سے عالم بن کر جاتے ہیں تو اپنے ملکوں میں قابل قدر خدمات انجام دیتے ہیں اور یوں پاکستان کی نیک نامی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ کسی بھی محب وطن پاکستانی کی اس میں دو رائے نہیں ہوسکتیں، یہ ایک ایسی حقیقت ہے، جس کا مشاہدہ بیرون ممالک آمد و رفت کرنے والا ہر شخص کر سکتا ہے، ان طلبہ نے اپنے ملکوں میں جا کر ہمیشہ اپنے ملک وملت کے لیے بڑے مثبت کام کیے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارا پڑوسی ملک بھارت بڑی فراخدلی کے ساتھ بیرون ملک کے طلبہ کو اپنے دینی مدارس میں پڑھنے کی سہولتیں فراہم کر رہا ہے اور اب تازہ اخباری بیان کے مطابق بھارت نے پاکستان سے نکالے جانے والے غیر ملکی طلبہ کو اپنے مدارس میں آنے کی دعوت عام دی ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ کالج اور یونی ورسٹی میں پڑھنے والے غیر ملکی طلبہ اس صدارتی فرمان سے مستثنیٰ ہیں، یہ فرمان صرف دین حاصل کرنے والے طلبہ پر لاگو ہوگا...... ہمارے ملک کے پالیسی ساز اداروں کو سوچنا

چاہیے کہ امریکی دباؤ سے دبنے اور دبے ہی جانے کی جو روش گیارہ ستمبر کے بعد سے ہم نے اپنائی ہے، کیا واقعتاً یہ ہمارے ملکی مفاد میں ہے، دنیا کے کسی بھی خطے میں دہشت گردی کا کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے، مدارس پر چھاپوں کا اذیت ناک سلسلہ شروع کر دیتے ہیں، تفتیش کے فارم پُر ہوتے ہیں اور شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار کا غلامانہ ہاتھ دین کے ان بے ضرر مدارس کی طرف اٹھنے لگتا ہے۔

دینی مدارس کی قیادت نے شروع ہی سے تصادم کی بجائے مفاہمت اور مذاکرات کی راہ اختیار کی ہے۔ مذاکرات میں بارہا ان گھسے پٹے اعتراضات والزامات کے جوابات دیئے گئے اور سرکاری حکام بشمول صدر صاحب نے انھیں تسلیم بھی کیا اور اس بات کی ہمیشہ یقین دہانی کروائی کہ مدارس کے خلاف کوئی بھی کارروائی، وفاق المدارس کی قیادت کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں ہوگی، لیکن اگلے چند روز میں پھر وہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

پاکستانی عوام کو بحمداللہ یہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، کیوں اور کس کے اشارے پر ہو رہا ہے اور کون ڈوری ہلا رہا ہے؟ یہ ملک جس اسلامی جذبے اور جس ایمانی مقصد کے تحت وجود میں آیا اور اس کے لیے اس خطے کے عوام نے جس قدر قربانیاں دی ہیں، وہ تاریخ کا ایک درخشاں باب ہیں، اگر کوئی سوچتا یا سمجھتا ہے کہ اس طرح کے ہتھکنڈوں سے، یہ مدارس ختم ہو جائیں گے، علماء کا اثر کم ہو جائے گا، اسلامی تشخص ماند پڑ جائے گا اور اسلام کے نام پر بننے والا یہ ملک ایک سیکولر اسٹیٹ میں بدل جائے گا تو عرض ہے کہ ان شاء اللہ ایسا نہیں ہوگا، یہ مدارس اپنا چراغ یوں ہی جلائے رہیں گے اور یہاں اسلامی تشخص کو جس قدر مٹایا جائے گا اتنا ہی وہ ابھرے گا۔

دینی مدارس کے منتظمین اور ارباب حل وعقد سے گزارش ہے کہ انھیں مایوس ہونے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں، ذکر واذکار اور رجوع الی اللہ اور شرور وفتن سے حفاظت کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں، اعمال کی طرف توجہ دیں اور محاسبہ کریں اور خرابی وکوتاہی معلوم ہونے کی صورت میں اس کی اصلاح کی فکر کریں، اس سے ان شاء اللہ، اللہ کی نصرت بھی آئے گی اور شرور سے حفاظت کے لیے بھی یہی نسخۂ کیمیا ہے!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ أجمعین